جناب حافظ راشد الحق سمیع

نقشِ خامہ خام

مولانا راشد الحق، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے صاحبزادے اور ماہنامہ الحق کے نووارد رفیق ہیں، ذیل کا مضمون ان کے سلسلہ تحریر کا نقشِ آغاز ہے خدا انہیں اپنے نیک عزائم میں کامیابی دے، مقصد اشاعت بھی ان کی حوصلہ افزائی و تشجیع ہے اور باذوق قارئین کے لیے ایک ادبی شہ پارہ بھی تو ہے۔ (ادارہ)

الحمد للہ مقام شکر ہے اس پروردگار ذی وقار کا جس نے اپنے عطایا وعنایات اور لطف وکرم کی آبشار رحمت سے ہمیشہ اس درماندہ وناکارہ کو سیراب کیا ہے اور اسی مبدأ فیض نے اپنی نعمتوں اور نوازشوں سے اس کشتِ ویراں کو عطایا اور دین کی میزاب سے آبیاری کی ہے اور انہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آج راقم ماہنامہ "الحق" کے فہرست خدام میں شمولیت کی سعادت حاصل کر رہا ہے لیکن اس خیال پریشاں کے ساتھ۔

ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

ان سطور کو لکھتے ہوئے راقم کو یہ بھی احساس ہے کہ ماہنامہ الحق کے جملہ قارئین کی کثیر تعداد علماء فضلاء دانشور ادیب وکلاء اور ارباب صحافت کی ہے۔ اور ان کے سامنے کچھ لکھنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگا۔ اور اس وقت تو پریشانی اور کم ہمتی اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ جب اپنی ذات پر نگاہ ڈالتا ہوں کہ راقم جب کہ بالفعل طفل مکتب ہے نہ کہ محاورۃً پھر وہ یقیناً "بضاعۃ مزجاۃ" کے دعوی کرنے میں حق بجانب ہوگا۔ اور اس کی کمزور اور ناپختہ آواز کہاں عالمِ افلاک اور عالمِ انفاس میں سنائی جاسکے گی۔ بقول اقبالؒ

نالہ ہے بلبل آشفتہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں ذرا اور اسے تھام ابھی

اور ہم جیسے تازہ واردان لوح وقلم کے لیے کہاں ممکن ہے کہ صحافت کی وسیع فضاؤں میں یہ طائرِ نو پرواز پرواز بھی کرسکے۔ مروجہ صحافت اور پھر خصوصاً ذمہ دارانہ اسلامی صحافت کے دشوار سنگلاخ اور خارزار وادیوں میں کیسے بے سروساماں اجنبی گامزن ہوسکتا ہے۔ اور پھر ایسی حالت میں جب کہ مسافر بھی مکمل تہی دست ہو۔

ع سفر دور و دراز در پیش و زاد راہ معدوم
اور راہ کے مصائب اور پیچ و خم سے بھی عادی نہ ہو۔ لیکن شوقِ منزل اسے کھینچے۔
ؔ کس ندانست کہ منزل گہ آں یار کجا ست
ایں قدر است کہ بانگِ جرسے مے آید
اور بقول جگر مراد آبادیؒ جز ذوقِ طلب جز شوقِ سفر کچھ اور ہمیں منظور نہیں۔

بہرحال جو کچھ ارادہ و توکل ہے وہ صرف اللہ کی ذات پر ہے۔ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور بزرگوں کے اعتماد اور سرپرستی اور آپ جیسے محبانِ اسلام قارئینِ الحق کے حسنِ ظن اور حوصلہ افزائی کو دیکھ کر راقم نے اس راہ کا انتخاب کیا ہے واللہ یحب المتوکلین۔

راقم "الحق" کے قارئین اور رہنمایانِ دین و اکابرین سے بجا طور پر یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں میری رہنمائی اور سرپرستی فرماویں گے اور دعا کریں کہ جادۂ حق اور صراط مستقیم پر اس شکستہ پا اور اجنبی مسافر کو چلنے کی توفیق فرمائے اور پائے استقلال کو لغزشوں اور راہ کے مصائب اور ٹھوکروں سے محفوظ رکھے۔ اور اس عہد کے ساتھ کہ ہماری آواز اور جدوجہد صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا اور غلبۂ اسلام کے لیے ہوگی اور ہماری دعوت صرف اور صرف دعوت حق ہوگی۔ نہ کہ عزّ و جاہ کے واسطے اور نہ ہی منصب و شہرت کے کھوٹے سکوں کے لیے۔ ان ابتدائی کلمات کو آئندہ خامہ فرسائیوں کی تمہید جانیے اور ان تمہیدی کلمات پر بندہ اپنے قارئین سے اس خامہ فرسائی اور ژاژ خائی پر معذرت کا خواستگار ہے۔ ورنہ

ع نہ زباں مری غزل کی نہ زباں سے آشنا میں ..... اور
ؔ کرمہایت مرا گستاخ کردہ ۔ وگرنہ کے مجالِ گفتگو بود

آخر میں اس دعا کے ساتھ "لوح و قلم" کے سفر کا آغاز کرتا ہوں کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا"

لہ دعوۃ الحق
حافظ راشد سمیع غفرلہٗ